السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

زید کہتا ہے کہ رمضان وغیر رمضان میں ماسوا گیارہ رکعتوں مع وتر کے آنحضرت ﷺ سے ثابت نہیں۔ بایں وجوہ شب قدر میں نوافل پڑھنا جائز نہیں۔ بلکہ سوجا سکتے ہیں، عمرو کہتا ہے کہ یہ امر صحیح ہے، مگر شب قدر جس کے فضائل حدیثوں میں کثرت سے موجود ہیں۔ منجملہ ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ ایک رات کی عبادت ہزار راتون کے برابر ہے، خصوصاً رمضان میں نوافل کا درجہ فرائض کے برابر ہے، اس لیے نوافل کا پڑھنا ازبس ضروری ہے، کیا شب قدر میں تراویح کے علاوہ علیحدہ علیحدہ نوافل پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟ (ایک خریدار

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

نوافل پڑھنے کے لیے کوئی موقت مخصوص نہیں ہے، حدیث شریف میں عام ارشاد ہے کہ بندہ نفل پڑھنے سے خدا کا مقرب ہوجاتا ہے، اس لیے تراویح کے علاوہ ہر رات نفل پڑھنے جائز ہیں۔ بحکم مَن تَطَوَّعَ خَيراً فَهُوَخَيرٌ لَّهُ شب قدر ہو یا دوسری طاق راتیں ہوں اس کام کے لیے سب برابر ہیں۔ بحکم حدیث ((انما الاعمال بالنیات)) صورت مسئولہ بھی جائز ہے، منع کی کوئی وجہ نہیں۔ واللہ اعلم (اہل حدیث ۱۲ ذی قعدہ ۱۳۶۲ئ) (فتاویٰ ثنائیہ جلد اول ص ۴۰۶ طبع اول)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد06 ص329

محدث فتویٰ